20421 ـ كيا كفار سے كوئى چيز كرايہ پر حاصل كى جا سكتى ہے ؟

سوال

كيا مسلمان كے ليے كسى كافر سے جائداد كرايہ پر حاصل كرنا جائز ہے؟
يونائيٹڈ سٹيٹ امريكہ ميں غير مسلموں كى تعداد مسلمانوں سے زيادہ ہے، افسوس ہے كہ وہ لوگ اپنى جائداد كے اندر اور باہر يا اپنى ملكيتى اشياء پر صليب لٹكاتے اور مجسمے ظاہر كرتے ہيں... الخ
ہم نے ہم نے شادى كى تقريب منعقد كرنے كے ليے ايك جگہ كرايہ پر حاصل كى جو كمرے ہم نے كرائے پر حاصل كيے اور جنہيں ہم استعمال كرينگے ان ميں حرام تصاوير نہيں ہيں، ليكن جگہ كے مالك كے پاس عمارت كے اندر كچھ اشياء ہيں، ان اشياء كى موجودگى مجھے تو اچھى نہيں لگتى، ليكن باوجود اس كے كہ اس علاقے ميں مسلمانوں كى كثرت ہے مگر ابھى تك كسى نے بھى اس طرح (شادى كى تقريبات كے ليے ميرج ہال وغيرہ) كى اشياء ميں سرمايہ كارى نہيں كى، اور جب ہم كوئى فليٹ كرايہ پر حاصل كريں تو پھر بھى ہميں اسى طرح كى مشكلات كا سامنا كرنا پڑتا ہے (عام سكولوں اور ہاسپٹلوں ميں بھى ہم يہ تصاوير ديكھتے ہيں... الخ)
مالك مكان اپنى رہائش والى جگہ پر جو چاہے لٹكا سكتا ہے اور جس چيز كا چاہے اظہار كرسكتا ہے اسے مكمل آزادى حاصل ہے، اور كرايہ دار كو بھى كرايہ پر حاصل كردہ جگہ ميں حلال اشياء ركھنے كى كھلى اجازت ہے، ميں شادى كى اس تقريب كو لوگوں كے ليے ايك نمونہ بنانا چاہتا ہوں، كيونكہ لوگوں نے تقريبات ميں مردوں اور عورتوں كو عليحدہ ركھنا چھوڑ ديا ہے، لھذا ميں ايك برى مثال نہيں بننا چاہتا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص كے ليے كسى غير مسلم اور كافر سے جائداد كرايہ پر حاصل كرنا جائز ہے، اور اسى طرح ہر قسم كے مباح معاملات كرنے بھى جائز ہيں، مثلا خريد و فروخت، اور رھن (گروى) وغيرہ.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور آپ كے صحابہ كرام رضى اللہ عنہم يہوديوں وغيرہ كے ساتھ لين دين كرتے تھے.

اور پھر جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم فوت ہوئے تو ان كى درع ايك يہودى كے پاس ايك صاع جو كے بدلے رہن (گروى) ركھى ہوئى تھى.

صحيح بخارى حديث نمبر (2759).

جب کرایہ پر حاصل کردہ ہال حرام تصاویر سے خالی ہو تو آپ کو کوئی نقصان نہیں کہ مالك اپنی رہائش کے لیے خاص جگہ میں کوئی حرام چیز یا پھر کوئی اور برائی کی چیز رکھتا پھرے.

مسلمانوں کا چاہیے کہ وہ اپنے لیے کوئی خاص جگہ حاصل کر کے اس کی ملکیت حاصل کریں، جہاں وہ اس طرح کی تقریبات کر سکیں، جس میں وہ عورتوں کے لیے علیحدہ انتظام کریں، اور مردوں کے لیے علیحدہ، اور یہ جگہ مسجد سے دور نہیں ہونی چاہیے تا کہ وہاں تقریب کی صورت میں نماز باجماعت ادا کر سکیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جو لوگ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ جیسے کفریہ ممالك میں رہائش پذیر ہیں، اور کفار کے ساتھ لین دین اور دوسرے معاملات کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ان کی درع ایك یہودی کے پاس رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی، حرام تو یہ ہے کہ ان سے دوستی اور محبت کی جائے، لیکن خریدو فروخت میں کوئی چیز نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك بت پرست شخص سے بکریاں خریدیں اور انہیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیا، حرام تو ان کے ساتھ دوستی لگانا اور ان سے محبت کرنا اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا ہے، لیکن یہ کہ مسلمان شخص ان سے خریداری کرے یا پھر انہیں کوئی چیز فروخت کرے، یا ان کے پاس کوئی ضرورت رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا کھانا کھایا، اور پھر ان کا کھانا ہمارے لیے حلال ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے المائدۃ (5).

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ (19 / 60).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے اور نافرمانی سے دور رہنے کا ارادہ کیا ہے اس میں آپ کی مدد و تعاون فرمائے.

واللہ اعلم .